سوال

(588) والدین کے لئے رکوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا والدین جیسی معزز ہستی کے لئے رکوع کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز نہیں بلکہ یہ شرک ہے کیونکہ رکوع عبادت اور سجدے کی طرح اللہ کے لئے ہے، ان دونوں فعلوں کو غیر اللہ کے لئے کرنا جائز نہیں۔ فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ: ۱/۳۳۷،۳۳۶

جو اہل علم سجدۂ تعظیمی کو شرک قرار نہیں دیتے، سابقہ دلائل کی بنا پر ان کا موقف درست نہیں۔ فاعل جب جملہ وضاحتوں کے حکم سے واقف ہو تو فیصلہ صرف ظاہر کی بنا پر ہوگا، فاعل کی نیت اور اعتقاد کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

۲۔ سوال میں اشارہ کردہ جملہ اُمور شرک ہیں۔ البتہ قومی ترانے وغیرہ کے بارے میں فتویٰ نمبر ۲۱۲۳ میں ہے کہ قومی جھنڈا یا قومی سلام کی خاطر کھڑا ہونا منکر بدعات سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفاے راشدین کے عہد میں یہ شے موجود نہ تھی اور یہ کمالِ توحید کے وجوب کے منافی ہے اور مسلمانوں پر صرف اللہ وحدہ لاشریک کی تعظیم واجب ہے، اس لحاظ سے بھی یہ اس تعظیم کے منافی ہے۔ مزید برآں یہ شرک کی طرف بھی ایک ذریعہ ہے اور اس میں کفار کی مشابہت ہے۔ اور یہ قبیح عادات میں ان کی تقلید ہے جبکہ نبی ﷺ نے ان کی مشابہت یا ان کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (فتویٰ مندرجہ بر صفحہ ۳۳۵)

اساتذہ یا بڑے لوگوں کی خاطر قیام کرنا یا سلوٹ مارنا بھی ممنوع ہے، کیونکہ 'خیر الھدی ھدی محمد ﷺ و شر الامور محدثا تھا' " صحیح البخاری، بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۷۲۷۷" ''بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور دین میں اختراعات بدترین اُمور ہیں۔''

نبی ﷺ جب تشریف لاتے تو صحابہ کرامؓ آپ کے لئے اُٹھتے نہ تھے، کیونکہ آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ کسی مدرّس کو یہ لائق نہیں کہ طلبہ کو اپنی تعظیم کی خاطر قیام کا حکم دے اور طلبہ کے لئے بھی یہ لائق نہیں کہ جب اساتذہ کھڑا ہونے کا حکم کریں تو اس میں ان کی تعمیل کریں۔ کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ (فتویٰ بر صفحہ: ۱۲۳۴)

۳۔ ایسا شخص شرکِ اکبر کا مرتکب ہے اور اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہمیں اختلاف کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ سلف اسی بات کے قائل تھے۔ عرصہ ہوا مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سرگودھا میں منعقد آل پاکستان کانفرنس میں یہ (مسئلہ II) اُٹھا تھا اور علما کرام کا اختلاف طول پکڑ گیا تھا، اسکے پیش نظر محدث روپڑی رحمہ اللہ نے اوپر

درج شدہ فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :517

محدث فتویٰ